جنت اور جہنم کے حالات

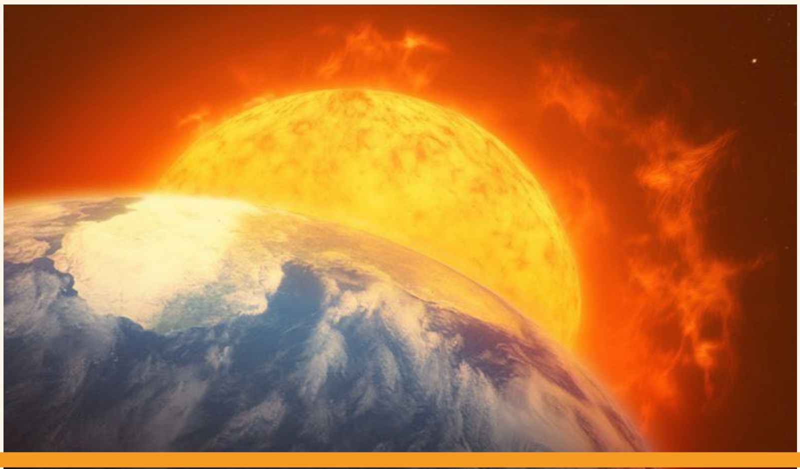

جنت اور جہنم کے حالات

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ () هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ () مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ () ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ () لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (ق:35-31)

اور جنت متقین کے لیے قریب کردی جائے گی، جو کچھ دور نہ ہوگی۔یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع والا، خوب حفاظت کرنے والا ہو۔جو رحمان سے بغیر دیکھے ڈر گیا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ، یہی ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں گے اس میں ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

جنت

- جنت کے درجات
- جنت الفردوس
- جنت کی وسعت
- جنت کے باغات
- جنت کے درخت
- جنت میں درخت لگانے والے اعمال
- جنت کا سایہ
- جنت کے پھل

ادنی جنتی کی حیران کن جنت

(پل صراط سے بچ کر نکلنے والا آخری شخص بچنے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے گا)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ کہے گا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے وہ عطا کیا جو کسی کو عطا نہیں کیا اس نے مجھے جہنم سے نجات دی اس سے جبکہ میں نے اسے دیکھ لیا پھر اسے جنت کے دروازے کے پاس واقع نہر کی طرف لے جایا جائے گا۔ سو وہ غسل کرے گا پس اس کی طرف اہل جنت کی خوشبو اور ان کے رنگ لوٹ آئیں گے تو جو کچھ جنت میں ہے وہ اس کو دروازے کی درز سے دیکھے گا اور کہے گا: اے میرے رب ! مجھے جنت میں داخل کر دے تو اللہ اس سے فرمائے گا: کیا تو جنت کا سوال کررہا ہے جب کہ میں نے تجھے جہنم سے نجات دی ہے؟ پس وہ کہے گا اے میرے رب ! میرے اور اس کے درمیان ایسا پردہ بنا دے تاکہ میں اس کی آہٹ نہ سن سکوں۔

فرمایا: پھر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا اس کو اپنے سامنے اوپر ایک منزل دکھائی دے گی، گویا کہ اب وہ جس میں پہنچ چکا ہے وہ ایک خواب ہے سو وہ کہے گا: اے میرے رب ! مجھے یہ منزل دے دے تو اللہ تبارک وتعالی اس سے فرمائے گا: شاید کہ اگر میں تجھے وہ دے دوں تو، تو اس کے علاوہ بھی مانگے گا۔ پس وہ کہے گا: نہیں۔ مجھے تیری عزت کی قسم ! میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا اور اس سے اچھی اور کونسی منزل ہو گی؟

پھر وہ اسے دے دی جائے گی تو وہ اس میں اتر جائے گا پھر اس کو اپنے سامنے ایک اور منزل دکھائی دے گی، گویا کہ اب وہ جس میں پہنچ چکا ہے وہ ایک خواب ہے وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے یہ منزل دے دے تو اللہ تبارک وتعالی اس سے فرمائے گا: شاید کہ اگر میں تجھے وہ دے دوں تو، تو اس کے علاوہ بھی مانگے گا۔ پس وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب۔ مجھے تیری عزت کی قسم! اس سے اچھی اور کونسی منزل ہوگی؟

چنانچہ وہ اسے دے دی جائے گی سو وہ اس میں اتر جائے گا اور پھر وہ خاموش ہو جائے گا پھر اللہ جس کا ذکر بلند ہے فرمائے گا، تجھے کیا ہوا؟ تو مانگ نہیں رہا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ چکا یہاں تک کہ میں تجھ سے شرمانے لگا۔ اور میں نے قسم کھا کر کہا تھا (کہ اب اور نہیں مانگوں گا) یہاں تک کہ (اب اور مانگتے ہوئے مجھے) تجھ سے شرم آتی ہے۔

تو اللہ جس کا ذکر بلند ہے فرمائے گا کیا تو خوش نہیں کہ میں تجھے دنیا کی پیدائش سے لے کر اس کے فنا کرنے کے دن تک کی مثل اور دس گنا زیادہ دے دوں۔ تو وہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو تو رب العزت ہے پس رب تبارک وتعالی اس کی اس بات پر ہنسے گا (راوی کہتے ہیں) کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ جب وہ اس حدیث کے اس مقام پر پہنچے تو وہ ہنس پڑے۔

تو ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ حدیث کئی بار سناتے ہیں اور جب آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں تو آپ ہنستے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث کئی بار سناتے ہوئے سنا وہ جب بھی اس حدیث کے اس مقام پر آتے تو ہنس پڑتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان (مبارک) نظر آتے۔ کہتے ہیں پس رب جس کا ذکر بلند ہے فرمائے گا۔ نہیں) میں مذاق نہیں کر رہا (۔ لیکن میں اس پر قادر ہوں۔ تو مانگ! تو وہ کہے گا: مجھے لوگوں سے ملا دے۔

تو اللہ فرمائے گا ۔(جا)تو لوگوں سے جا مل چنانچہ وہ چلے گا اور جنت میں دوڑ لگائے گا ،یہاں تک کہ جب وہ لوگوں کے قریب ہوگا اس کے لیے موتیوں کا ایک محل بلند کر دیا جائے گا تو وہ سجدے میں گر پڑے گا ، پھر اس کو کہا جائے گا: تو اپنا سر اٹھا ، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ سو وہ کہے گا:میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے ،یا میرے لیے میرے رب نے تجلی اور ظہور فرمایا ہے ، پس کہا جائے گا یہ تو تیری منزلوں میں سے ایک منزل ہے ، فرمایا پھر وہ ایک شخص سے ملے گا اور اس کے لیے سجدہ کرنے لگے گا ، تو اس کو کہا جائے گا رک جا ، پس وہ کہے گا :میرا خیال ہے کہ تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے ، تووہ کہے گا ۔ میں تو تیرے خزانچیوں میں سے ایک خزانچی ہوں اور تیرے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں ۔میرے ماتحت ایک ہزار محافظ و خادم ہیں جن پر میں نگران ہوں ۔

فرمایا :پھر وہ اس کے آگے آگے چلے گا یہاں تک کہ اس کے لیے محل کھول دیا جائے گا ۔وہ محل خول دار موتیوں کا ہو گا ، اس کی چھتیں ، اس کے دروازے ، اس کے تالے اور اس کی چابیاں خول دار موتی سے بنی ہوں گی ، پھر ایک سبز موتی اس کا استقبال کرے گا ، جس کے اندرونی حصے میں سرخی ہو گی اس میں ستر دروازے ہوں گے ہر دروازہ اندر سے ایک سبز موتی کی طرف پہنچا دے گا

اور ہر موتی کا اندر کا حصہ ایک اور موتی کی طرف پہنچا دے گا جس کا رنگ اس کے رنگ کے علاوہ ہوگا ہر موتی میں پلنگ ہوں گے اور بیویاں ہوں گی اور خادمائیں ہوں گی۔ ان میں سے سب سے کم درجے والی عورت موٹی موٹی انتہائی خوبصورت آنکھوں والی ہو گی اس پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلی کا گودا اس کے جوڑوں کے باہر سے (صاف) نظر آرہا ہو گا۔

عورت کا جگر مرد کے لیے آئینہ ہوگا اور مرد کا جگر عورت کے لیے آئینہ ہو گا جب بھی جنتی شخص اس حور عین سے نظر ہٹا کر واپس دوبارہ دیکھے گا تو وہ اس کی نظر میں ستر گنا زیادہ حسین ہو چکی ہو گی پھر اس (جنتی) سے کہا جائے گا ۔دیکھو تو وہ جھانکے گا ،پس اس کو کہا جائے گا :تیری بادشاہت کی مسافت ایک سو سال کی مسافت کے برابر ہے اور تیری نگاہ پوری جنت کو دیکھ لے گی۔

اس پر عمر نے فرمایا : اے کعب ! تم نہیں سن رہے کہ ابن ام عبد (ابن مسعود) ہمیں جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ ادنی مرتبے کے جنتی کے بارے میں ہے تو اعلی جنتی کا کیا حال ہوگا ؟ انھوں نے کہا : اے امیر المومنین ! جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ، کسی کان نے نہیں سنا ، بے شک اللہ بلند ذکر والے نے ایک ایسا گھر تیار کیا جس میں اس نے جو چاہا رکھا (جس میں) بیویاں ہیں اور پھل و میوے اور مشروبات ہیں ، پھر اس پر مہر لگا دی ۔ پس اسے اس کی مخلوق میں سے کسی نے نہیں دیکھا ، نہ جبریل نے نہ ان کے علاوہ کسی اور فرشتے نے، پھر کعب نے یہ آیت تلاوت فرمائی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کوئی نفس نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک و راحت کے لیے کیا کچھ چھپایا گیا ہے یہ ان کی وہ جزاء ہے جو انہوں نے کام کیے

(سورة السجدة:17)

اور اس کے علاوہ اس نے دو جنتیں بنائی ہیں جنہیں اس نے جتنا چاہا مزین کر دیا ہے ، اور اس نے ان دونوں کو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا دکھا دیا ہے پھر فرمایا : کہ جس کا اعمال نامہ علیین میں ہوگا وہ اس گھر میں اترے گا جسے کسی نے بھی نہیں دیکھا یہاں تک کہ ایک شخص علیین والوں میں سے ہو گا ، وہ نکلے گا اور اپنی بادشاہت میں چلے گا تو کوئی خیمہ جنت کے خیموں میں سے باقی نہ رہے گا مگر اس میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہو جائے گی پس وہ اس کی خوشبو سے خوش ہوں گے اور وہ کہیں گے ، اس ہوا اور اس خوشبو پر تعجب ہے یہ خوشبو تو علیین والوں میں سے کسی شخص کی ہے جو نکل کر اپنی بادشاہت میں سیر کر رہا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ اے کعب ! یہ دل تو اپنے سینوں سے نکل گئے ہیں ، ذرا تھامو ! ۔

تو کعب نے فرمایا کہ جہنم کے لیے قیامت کے دن سانس ہو گا کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہ ہو گا مگر وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑے گا، یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ کہیں گے: اے میرے رب، نفسی، نفسی، یہاں تک کہ اگر تیرے عمل کے ساتھ ستر نبیوں کے عمل کا اضافہ کر دیا جائے تو، تو تجھے یہی گمان ہو گا کہ تیری نجات نہیں ہو گی۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3704]

آخری جنتی کی جنت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے رب سے پوچھا کہ جنت والوں میں سے سب سے کم درجہ کا کونسا آدمی ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک آدمی ہوگا جو سارے جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت میں داخل ہوگا اس آدمی سے کہا جائے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

وہ آدمی کہے گا اے میرے رب میں کیسے جاؤں وہاں تو سب لوگوں نے اپنی اپنی منزلوں اور اپنی اپنی جگہوں کو متعین کرلیا ہے یعنی جنت کے تمام محلات پر سب جنتیوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

تو پھر اس آدمی سے اللہ فرمائیں گے کہ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنی بادشاہی دی جائے جتنی دنیا کے بادشاہ کے پاس تھی وہ کہے گا اے میرے رب میں راضی ہوں، اللہ فرمائیں گے جاؤ اتنی بادشاہی ہم نے تجھے دے دی اور اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، پانچویں مرتبہ وہ آدمی کہے گا میں راضی ہوگیا اے میرے رب!

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو یہ بھی لے لو اور اس کا دس گنا اور لو اور جو تیری طبیعت چاہے اور تیری آنکھوں کو پیارا لگے وہ بھی لے لو وہ کہے گا رب میں راضی ہوگیا،

[صحیح مسلم:485]

سب سے بڑے درجے والا جنتی

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ سب سے بڑے درجے والا جنتی کونسا ہے اللہ نے فرمایا وہ تو وہ لوگ ہیں جن کو میں نے خود منتخب کیا ہے اور ان کی بزرگی اور عزت کو اپنے ہاتھ سے بند کر دیا اور پھر اس پر مہر بھی لگا دی تو یہ چیزیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان (نعمتوں اور مرتبوں) کا خیال گزرا اس کا مصداق اللہ عزوجل کی کتاب کی یہ آیت ہے

فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ(السجدة:17)

[صحیح مسلم:485]

جنت الفردوس

سب سے بلند اور خوبصورت جنت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فردوس جنت کا ٹیلہ (اونچا مقام) ہے۔ وہ جنت کا اعلی و افضل اور خوبصورت حصہ ہے۔

[السلسلة الصحيحة:2003]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا اعلی و افضل حصہ ہے۔

[السلسلة الصحيحة:2145]

رحمن کے عرش تلے

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے جیسا کہ زمین اور آسمان کے درمیان (کا فاصلہ) اور فردوس اسکا اعلیٰ ترین درجہ ہے اس سے چار نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے جب بھی تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔

[مسند أحمد: 22738]

جنت کی وسعت

آسمان و زمین جتنی چوڑائی

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الحدید:21)

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے، وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے اس کو دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

جنت کے باغات

دو لمبی اور بڑی شاخوں والے باغ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ () فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ()
ذَوَاتَا أَفْنَانٍ [الرحمن:46-48]

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا۔ اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟وہ دونوں باغ لمبی لمبی اور بڑی بڑی شاخوںوالے ہوں گے۔

دو گہرے سبز باغ

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ () فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ () مُدْهَامَّتَانِ ()
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ () [الرحمن:62-65]

اور ان دو (باغوں) کے علاوہ اور دو باغ ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟دونوں سیاہی مائل گہرے سبز ہیں۔ تو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟

دو چاندی کے اور دو سونے کے باغ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :(جنت میں) دو باغ چاندی کے ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو سونے کے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔

[صحیح البخاری:4878]

پھلوں والے باغات

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا () حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا (النبأ:32-31)

یقینا پرہیزگاروں کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔باغات اور انگور۔

جنت کے باغیچے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (الشوری:22)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وہ جنتوں کے باغوں میں ہونگے۔ ان کے لیے جو وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس ہوگا، یہی بہت بڑا فضل ہے۔

جنت کے درخت

بڑے بڑے درخت اور لمبے سائے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت (اتنا بڑا) ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو گا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کی قراءت کر لو "وَظِلٍّ مَمْدُودٍ" اور ایسے سائے میں جو خوب پھیلا ہوا ہے۔

[صحيح البخاري:4884]

جنت کے بڑے بڑے پتے

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ... (الأعراف:22)

پھر جب دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کے لیے ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں اور دونوں جنت کے پتوں سے (لے لے کر) اپنے آپ پر چپکانے لگے۔

جنت کے درختوں کے تنے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔

سنن الترمذي: 2524

بغیر کانٹوں کے درخت

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ () فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ () وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ () وَظِلٍّ مَمْدُودٍ () وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ () وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ () لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعة:27-33)

اور دائیں ہاتھ والے، کیا (ہی اچھے) ہیں دائیں ہاتھ والے۔ (وہ) ایسی بیریوں میں ہوں گے جن کے کانٹے دور کیے ہوئے ہیں۔ اور ایسے کیلوں میں جو تہ بہ تہ لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسے سائے میں جو خوب پھیلا ہوا ہے۔ اور بہت زیادہ پھلوں میں۔ جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان سے کوئی روک ٹوک ہوگی۔

اَلسِّدْر

یہ بیری کا کانٹوں والا درخت ہے لیکن جنت میں اس کے کانٹے نہیں ہوں گے، یعنی کانٹے ختم کردیے گئے ہوں گے

اَلطَّلْح

یہ حجاز کے درختوں میں سے ایک درخت ہے اور یہ بھی ان درختوں کی اس قسم میں سے ہے جس کے کانٹے ہوتے ہیں لیکن جنت میں اس کے کانٹے ختم کردیے جائیں گے اور اس کو بغیر کسی تکلیف اور مشقت کے کھایا جاسکے گا

کثیر تعداد میں پھل دینے والے درخت

ابن کثیر نے ایک بہت لطیف و باریک بات کہی ہے انہوں نے اس سے جنت کے پھلوں کے عظیم ہونے پر دلیل پکڑی ہے،

انہوں نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اللہ نے قلیل پھل والے درخت کا ذکر کر کے کثیر پھلوں کے بارے میں آگاہ کیا ہے اور کم پھلوں کو بیان کر کے عظیم پھلوں کی اطلاع دی ہے۔

اللہ نے "اَلسِّدَر" اور "اَلطَّلح" کا ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب دنیا میں بیری کا درخت بہت ہی کمزور سا پھل دیتا ہے جو کہ بیر ہیں اور اس میں بہت کانٹے ہوتے ہیں۔

اور "اَلطَّلح" ۔۔یعنی کیکر کے درخت سے سایے کے سوا اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

لیکن جنت میں یہ دونوں درخت بہت زیادہ پھلوں والے اور انتہائی حسین و جمیل ہوں گے یہاں تک کہ ان کا ایک پھل کھانے کی اور رنگوں کی ستر اقسام کو ظاہر کرے گا اور وہ ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے۔

تو ان درختوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جن درختوں کے پھل دنیا میں بہت خوبصورت ہوتے ہیں جیساکہ سیب، کھجوریں، انگور اور دیگر پھل ہیں،

اور خوشبودار پھولوں اور رنگوں والے پھولوں کی اقسام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

جنت میں وہ کچھ ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک نہیں آیا نسأل اللہ منہا من فضلہ [الدرر السنیۃ]

نسأل الله منها من فضله

طرح طرح کے کھانوں والا درخت

عتبہ بن عبد سلمی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو جنت کے ببول نامی درخت کا تذکرہ کرتے سنا ہے، میرا خیال ہے کہ دنیا میں وہ سب سے زیادہ کانٹوں والا درخت ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جنت میں ببول درخت کے ہر کانٹے کے بدلے خصی بکرے کے خصیہ کی طرح کی ایک چیز پیدا کرے گا، اس میں ستر رنگ کے کھانے ہوں گے اور ہر ایک کا رنگ دوسرے کے رنگ سے مختلف ہو گا۔

[السلسلة الصحیحة:2734]

موتیوں اور سونے کی جڑیں

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم مقام صفاح پر اترے تو وہاں ایک شخص درخت کے سائے میں سو رہا تھا قریب تھا کہ اس پر دھوپ آ جائے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے غلام سے کہا کہ اس چمڑے کی چٹائی کو لے جا کر اس پر سایہ کر دو، وہ فرماتے ہیں، چنانچہ وہ گیا اور اس پر سایہ کر دیا،

پس جب وہ بیدار ہوا تو وہ سلمان رضی اللہ عنہ تھے، تو میں ان کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اللہ کے لیے تواضع اختیار کرو۔ بے شک جو دنیا میں اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کو قیامت کے دن بلندی عطا فرماتے ہیں۔
اے جریر! کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن کے اندھیرے کیا ہوں گے؟ میں نے کہا نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا: لوگوں کے باہم کیے ہوئے ظلم پھر انہوں نے اپنی دو انگلیوں کے درمیان ایک تنکا پکڑا، قریب تھا کہ مجھے دکھائی نہ دے۔
پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس طرح کے تنکے ڈھونڈنا چاہو تو نہیں ملیں گے۔
میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! جنت میں کھجور اور دوسرے درخت ہوں گے، یہ کہاں ہوں گے؟
انہوں نے فرمایا ان کی جڑیں اور تنے سونے کے اور موتیوں کے ہوں گے اور ان کے اوپر والا حصہ کھجوریں ہوں گی۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3733]

تسبیحات

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، تو انہوں نے کہا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پیش کرنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور عمدہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے اور سبحان اللہ و الحمد للہ ولا إلہ إلا اللہ واللہ أکبر کہنا وہاں درخت لگانا ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:105]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پودا لگا رہے تھے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا "اے ابوہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟ "میں نے کہا: اپنے لیے پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اس سے بہتر پودے نہ بتاؤں؟"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ ان میں سے ہر ہر کلمے کے بدلے جنت میں تمھارے لیے ایک ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ کہنے سے جنت میں درخت لگنا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ نے فرمایا: جو شخص: سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ کہے گا اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

[سنن الترمذي: 3465]

مریض کی عیادت کرنے پر جنت میں باغ ملنا

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے صبح تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ بھی حاصل ہوگا ، اور جو کوئی صبح کے وقت اس کی عیادت کے لیے نکلے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے شام تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ بھی حاصل ہوگا۔

[سنن ابی داود:3100]

جنت کا سایہ

گھنے سائے

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ () هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (یس:55-56)

بیشک جنت کے رہنے والے آج ایک شغل میں خوش ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔

ہمیشہ رہنے والے سائے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ (الرعد:35)

اس جنت کی صفت جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں، اس کا پھل ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی بنے اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

جنت کے پھل

بے شمار پھل
لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ (الزخرف:73)
تمہارے لیے اس میں بہت سے میوے ہیں، جن سے تم کھاتے ہو۔

من پسند پھل
وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ (الواقعة: 20)
انہیں وہ پھل (کھانے کو) ملیں گے جو وہ پسند کریں گے۔

نہ ختم ہونے والے پھل
وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ () لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعۃ:33-32)
اور باافراط پھل ہوں گے۔ جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ روکے جائیں گے۔

مختلف پھلوں کی بھی مختلف اقسام
فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (الرحمن:52)
ان دونوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔

کھجور اور انار کے درخت
وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ (الرحمن:68)
اور کھجوروں کے درخت اور انار ہیں۔

بڑے بڑے پھل

عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حوض کوثر کے متعلق سوال پوچھنے لگا پھر جنت کا ذکر کیا تو اس نے پوچھا کہ کیا جنت میں میوے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ! ۔۔۔۔ اس دیہاتی نے پوچھا کہ جنت میں انگور ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ! اس نے پوچھا کہ اس کے خوشوں کی موٹائی کتنی ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چتکبرے کوے کی ایک مہینے کی مسلسل مسافت جس میں وہ رکے نہیں، اس نے پوچھا کہ اس کے ایک دانے کی موٹائی کتنی ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے کبھی اپنی بکریوں میں سے کوئی بہت بڑا مینڈھا ذبح کیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے اس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو دی ہو اور یہ کہا ہو کہ اس کا ڈول بنا لو؟ اس نے کہا جی ہاں ! پھر وہ کہنے لگا کہ اس طرح تو وہ ایک دانہ ہی مجھے اور میرے تمام اہل خانہ کو سیراب کر دے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ! اور تمہارے تمام خاندان والوں کو بھی (سیراب کر دے گا)۔

[مسند احمد:17642]

جنت کے خوشے کا سائز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں لے لیتا تو اس وقت تک تم اسے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔

[صحیح البخاری:748]

انگوروں کے گچھے کی لمبائی

عبداللہ بن ابی الھدیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے ساتھ شام یا عمان میں تھے تو لوگوں نے جنت کا تذکرہ کیا، پس انہوں نے کہا: جنت کے انگوروں کے گچھوں میں سے ایک گچھا یہاں سے لیکر صنعاء [یمن] تک بڑا اور لمبا ہو گا۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3730]

ایک انگور کے جوس سے ایک بڑا ڈول بھر جانا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی تو میں گیا، اس سے توڑنے لگا تاکہ میں اسے تم کو دکھا دوں تو میرے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی۔ پس ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! انگور کے دانہ کا پانی کتنا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑے ڈول کے برابر جو تمہاری ماں نے کبھی بنایا ہو۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3731]

جھکے ہوئے پھل

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ [الحاقة:23]

اس کے پھلوں کے گچھے جھک رہے ہوں گے۔

{قُطُوفُهَا} يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا {دَانِيَةٌ} قَرِيبَةٌ [البخاری،صفۃ الجنۃ]

ابو العالیہ کہتے ہیں قُطُوفُهَا کا مطلب یہ ہے کہ جنت کے میوے ایسے نزدیک ہوں گے کہ جنتی جس طرح چاہیں ان کو توڑ سکیں گے۔ دَانِيَةٌ کا معنی نزدیک کے ہیں۔

بغیر گٹھلی کے میٹھے اور نرم پھل

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جنت کی کھجوروں کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور کھجور کی ٹہنیوں کا ابتدائی حصہ سرخ سونے کا ہے،

اور اس کی ٹہنیوں کا چھلکا جنتیوں کا لباس ہوگا ان میں سے کچھ چھوٹے کپڑے اور کچھ حلے ہوں گے،

اور اس کے پھل، مٹکوں اور ڈولوں کے برابر ہوں گے، وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے، مکھن سے زیادہ نرم ہوں گے اور ان میں گٹھلیاں نہ ہوگی۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3735]

ٹہنیوں کا از خود جھکنا

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلا (الإنسان:14)

اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے خوشے تابع کردیے جائیں گے، خوب تابع کیا جانا۔

یعنی انہیں کھانے سے منع نہیں کیا جائے گا بلکہ ٹہنیاں ازخود ان کی طرف جھک جائیں گی۔

اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے کھائے جا سکنا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے اس فرمان وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (الانسان:14) اور اس کے خوشے تابع کردیے جائیں گے، خوب تابع کیا جانا۔ کے بارے میں روایت ہے کہ جنتی لوگ جنت کے پھلوں و میووں سے، اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے کھاتے رہیں گے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3734]